موسیٰ علیہ السلام بہادر نبی

خطبہء جمعہ بابت ماہ فروری ۲۰۱۸ء

منجانب:..آل انڈیا ائمس کونسل

''اِن فرعون علا في الأرض وجعل اهلهاشيعا يستضعف طائفة منهم

يذبح ابنائهم ويستحئی نسائهم انه كا ن من المفسدين''.(قصص)

محترم سامعین!

''یہ کھلی بات ہے سارے انسانوں کے لیے اور ہدایات اور نصیحتیں ہیں ڈرنے والوں کے لیے۔ اور تم حوصلہ مت ہارو، اور ہٹ مت پیدا کرو، تم سب سے زیادہ سربلند رہوگے اگر ایمان کے تقاضوں پر عمل کرتے رہوگے۔ اگر تم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس طرح کی تکلیف اُن لوگوں کو بھی پہنچ چکی ہے۔ حالاتِ زمانہ کو انسانوں کے درمیان بدلتے رہتے ہیں۔ تاکہ اللہ تعالی جان لے کہ تم میں کون یقینی ایمان والا ہے اور تم میں سے بعض لوگوں کو ''شہداء'' منتخب کرلے اور اللہ تعالی ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے''۔ (آل عمران: ۱۳۸۔۱۴۰)

حضرت موسی علیہ السلام کے دور میں فرعون نے بنی اسرائیل پر مظالم ڈھائے۔ انھیں خاندانوں اور قبیلوں میں تقسیم کیا۔ حقوق سے محروم کیا۔ کمزور طبقہ کی نسل کشی کی۔ منظم منصوبہ بندی کے ساتھ انھیں قومی سطح سے گرانے کے لیے چوطرفہ کوششیں کیں۔ اللہ تعالی نے سورۂ قصص کی ابتدائی آیات میں اسی کو بیان کیا ہے۔ ''یقیناً فرعون نے زمین میں سرکشی کررکھی تھی، بنی اسرائیل پر ظلم وستم کا بازار گرم کررکھا تھا خود کو بڑا معبود کہلاتا تھا اور لوگوں کو گروہ گروہ بنارکھا تھا، ان میں ایک گروہ کو کمزور بنارکھا تھا، ان کے لڑکوں کو ذبح کرڈالتا تھا اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا، بے شک وہ فسادیوں میں سے تھا''۔ (سورۂ قصص: ۴)

آج ہندستان میں جو حکمران ٹولہ ہے، وہ بھی مسلمانوں کے ساتھ ایسے ہی مظالم کروا رہا ہے۔ سارے ظالم اس کی تائید سے کئے جارہے ہیں۔ مظلوم گرفتار کئے جارہے ہیں۔ ظالموں کو کھلی چھوٹ دی گئی ہے۔

آج مسلم امت کو ہندستان میں ایک نہیں کئی فرعون کا سامنا ہے۔ ہر ڈپارٹمنٹ میں، الگ الگ شکل میں اور مختلف نظریات میں فرعون امت مسلمہ کے خلاف منہ پھاڑے کھڑے ہیں۔

بربادیِ گلستاں کی خاطر صرف ایک ہی اُلو کافی تھا
ہر شاخ پہ اُلّو بیٹھا ہے انجام گلستاں کیا ہوگا؟؟!

ایسے فرعونوں کے لیے مسلم امت ایک ایسے موسی کا انتظار کررہی ہے جوان کو وقت کے ظالم وشاطر فرعونوں کے چنگل سے چھڑا سکے۔ اسی ایک کام کے لیے اللہ تعالی نے موسیٰ کو پیدا کیا اور انہیں حکم دیا۔ تو موسیٰ نے اپنی رفاقت کے لئے اپنے بھائی کا ساتھ مانگا۔ اللہ نے دونوں کو حکم دیا:

''اِذهبا الى فرعون انه طغى، فقولا له قولا لينا، لعله يتذكر أو يخشى ،

قالا ربنا اننا نخاف أن يفرط علينا، أو أن يطغى، قال: لا تخافا اِنني معكما أسمع وأرى''.

ترجمہ: تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ، وہ ظلم میں حد سے بڑھ گیا ہے۔ تم دونوں ان سے نرمی سے بات کرو، ہوسکتا ہے وہ سمجھ جائے اور ڈر جائے۔ ان دونوں نے کہا کہ: ہمیں ڈر لگتا ہے کہ ہم پر زیادتی کرے گا اور ظلم ڈھائے گا۔ تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ: تم دونوں مت ڈرو، بیشک میں تمھارے

ساتھ ہوں ساری باتیں سن رہا ہوں اور سب کچھ دیکھ رہا ہوں''۔

اسی طرح ہمیں بھی آج کے فرعونوں کے پاس جانا ہے۔ اپنی قوم کے مسائل ان سے حل کرانا ہے، جیسے موسیٰ اور ہارونؑ نے اپنی قوم بنی اسرائیل کے لئے فرعون سے رہائی کا تقاضہ کیا ہے۔ ہم بھی وہی مطالبہ کریں:

''فارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبهم، قد جئناک بایٰة من ربک، والسلام علی من اتبع الهدی، انا قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب وتولی''. (طٰہٰ:۴۴)

اے فرعون! بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو اور انھیں عذاب و آزمائش میں مبتلا مت کرو، ہم نے تمھارے پاس پروردِگار کی نشانیاں لایا ہے۔ اور سلامتی اس شخص پر نازل ہو جو''ھُدیٰ'' کی تابعداری کرنے والا ہے۔ ہمارے اوپر یہ وحی آئی ہے کہ''عذاب اس شخص پر نازل ہوگا جو حکم الٰہی کو جھٹلائے گا اور منھ پھیر کر چلا جائے گا۔

اسلام نے ہر سازش کا جواب انھیں کی زبان میں دینا سکھایا ہے۔

ہم مسلمانان ہند کو قرآن کی رہنمائی اور ملکی قانون کو ساتھ لیکر ان فرعونوں کے مقابلہ کے لیے میدان عمل میں نکلنا ہے۔ اسی میں کامیابی مضمر ہے۔ یہ سب ایک منظّم منصوبہ بندی کا متقاضی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی زندگی ہو یا اجتماعی زندگی کہیں بھی پلاننگ سے خالی نظر نہیں آتی۔ بعدالنبوت ۲۳ سالہ زندگی میں آپ علیہ السلام نے ایک دن بھی ضائع نہیں کیا۔

منصوبہ بندی کے ساتھ کام کرنے کی اس لیے بھی ضرورت ہے کہ ہمارا دشمن بہت ہی منظّم ہے۔ ۱۹۲۵ سے منصوبہ بندی کے ساتھ محنت میں لگا ہے۔ ایسے دشمن سے امت کو بچانا ہے۔ آنے والی نسلوں کو بچانا ہے۔ ہمیں دور اندیشی سے کام کرنا ہے۔ منصوبہ بندی سے ہمت وحوصلہ بڑھتا ہے۔ دشمن نے ہمارے حوصلے کو کچل دیا ہے۔ امت کو خوف کی نفسیات میں گرفتار کر دیا ہے۔ آج کسی بھی چھوٹے سے چھوٹا کام کرنے سے قوم ڈرتی ہے۔ ہر موقع پر قوم کے ساتھ کھڑے ہونا اور انہیں ساتھ لیکر چلنا، انہیں مشکل میں ہمت دینا موسیٰؑ کی سیرت ہے۔ قوم جب دریا کے سامنے پہنچ گئی تو گھبرا اُٹھی۔ چیخ و پکار کرنے لگی۔ سامنے دریا پیچھے فرعون اپنے لشکر کے ساتھ۔

''فلما تراء ی الجمعان قال أصحاب موسی انا لمدرکون، قال کلا اِنَّ مَعِیَ ربی سیهدین''. (شعراء:۶۱،۶۲)

اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے:

آج ہم مسلمان اپنے نبیؐ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے لئے، اپنی قوم کے لئے، آنے والی نسلوں کے اسلامی تحفظ کے لئے، مسلمانان ہند کی عزت وسربلندی کے لئے بلاخوف وخطر پوری سمجھ داری اور ہوش مندی کے ساتھ آگے بڑھنا پڑے گا۔ موسیٰؑ نے پورے حوصلہ اور خوداعتمادی کے ساتھ فرعون سے بار بار ایک ہی مطالبہ کیا۔

'' فارسل معنا بنی اسرائیل ولاتعذبهم قدجئناک بایٰة من ربک والسلام علی من اتبع الهدی''. (طه: ۴۷)

اللہ تعالی ضرور ہمیں کامیاب کرے گا۔ اللہ کا وعدہ ہے۔

نصوبہ بندی کا مطلب اسباب اختیار کرنا ہے:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر غور کرنے والے ہر فرد کو آپ ؐ کی زندگی کے ہر مرحلہ میں واضح طور پر منصوبہ بندی اور اس کے مطابق جدوجہد نظر آئے گی۔ ابتدائی دعوت خفیہ طریقہ پر دی، پھر علی الاعلان دعوت دی۔ حبشہ کی ہجرت میں پلاننگ نظر آتی ہے۔ ہم کو طائف کے سفر میں اور واپسی میں غیر مسلم سردار (مطعم بن عدی) کی امان میں مکہ میں داخلہ، پہلی اور دوسری بیعت میں پلاننگ نظر آتی ہے۔ ہجرت میں پلاننگ

نظر آتی ہے۔ پہلے خود نہیں گئے مصعب بن عمیر کو پہلے بھیجا۔ ترتیب سے کام کیا۔ اسی کو پلاننگ کہتے ہیں۔ مکی مدنی صحابہ میں مواخات قائم کیا۔ مدینہ کے مشرک اور یہودی قبائل سے معاہدہ کیا، جسے ''میثاق مدینہ'' کہتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں بھی ہندستان میں دیگر مظلوم طبقات دلتوں، آدی واسیوں اور محروم الحقوق قوموں کے ساتھ ایسا ہی ایک معاہدہ کرتے ہوئے اپنے دشمن کی سازشوں کو ناکام بنانا ہے۔

ہماری حالات میں تبدیلی کب؟

ہم مسلمان ساٹھ ستر برس سے مظالم کے شکار ہیں دیگر برادران وطن سینکڑوں ہزاروں برس سے ان ظالم قوتوں کے مظالم جھیلتے آرہے ہیں ہمیں ان کو ساتھ لیکر ہمت اور دانشمندی کے ساتھ اپنے حقوق لینا ہے۔ کچھ کرنے سے پہلے اس فیلڈ کے اسباب ووسائل فراہم کر لینا عقلمندی کی پہچان ہے۔ سفر سے قبل زادِراہ کی فراہمی مسافر کے لیے سفر کو آسان بنادیتی ہے۔

بنی اسرائیل میں برائی داخل ہونا اس طرح شروع ہوا کہ ایک غلط کام کرنے والے سے دوسرا آدمی ملتا تو اس کو کہتا تھا: جو تم کرتے ہو، اس کو چھوڑ دو، یہ تمھارے لیے جائز نہیں ہے۔ پھر جب کل ہو کر ملتا تو اسی کے ساتھ کھانا کھاتا، پانی پیتا اور اُٹھتا بیٹھتا تھا۔ جب انھوں نے یہ کام کیا تو اللہ نے ان دونوں کا دل ایک جیسا کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تلاوت فرمائی: ''اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کے کافروں کو داؤد اور عیسیٰ کی زبانی ملعون قرار دیا''۔ پھر فرمایا: ''تم لازمی طور پر اچھی باتوں کا حکم کرو، لازمی طور پر بری باتوں سے روکو، لازمی طور پر ظلم کرنے والے کا ہاتھ پکڑو، تم لازمی طور پر ان کو حق پر لاؤ اور لازمی طور پر ان کو حق پر جمادو''۔ (ابوداؤد)

ظالم کا ہاتھ پکڑو:

رسول اللہ ﷺ کا مشہور ارشاد ہے: "أنصر أخاك ظالما أو مظلوما"۔ ''تم اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم''۔ صحابہ نے پوچھا: مظلوم کی مدد کرنا تو معلوم ہے، مگر ظالم کی مدد کیسے کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کو ظلم کرنے سے روک دو''۔

انفرادی طور پر اثر انداز ہونے والی چیزوں اور پریشانیوں کا حل کیا ہے اور اس کو کیسے حل کر سکتے ہیں۔ اس کی قوت ہمارے اندر موجود ہے۔ امت کے ساتھ جو حالات پیش آتے ہیں، جن مشکلات سے وہ دوچار ہوتے ہیں، ان کو نظر انداز کرنا اور ان میں مداخلت نہیں کرنا یہ اللہ کی لعنت اور عذاب کو دعوت دیتا ہے۔

حوصلہ پیدا کریں:

"ولا تهنوا ،و لاتحزنوا ،و أنتم الاعلون اِن كنتم مؤمنين"۔ (آل عمران:۱۳۹)

ہر کامیابی کا زینہ ہمت وحوصلہ ہے۔ جو قوم عزم وحوصلے کے ساتھ آگے بڑھنے کی عادی ہوتی ہے وہ اپنی منزل تک ضرور پہنچتی ہے۔ آج جو بھی حالات ہمارے سامنے ہیں۔ دشمنانِ دین وملت جو مظالم ڈھا رہے ہیں۔ عبادت گاہوں اور دینی اداروں کے خلاف جو پروپیگنڈے کیے جا رہے ہیں۔ مسلم رہنماؤں کو آپس میں دست وگریباں جو کیا جارہا ہے۔ متحرک کارنامہ انجام دینے والی تنظیموں اور بوڈیوں کو منتشر کرنے کی سازش چل رہی ہے۔ مسلم پرسنل لا میں مداخلت کر کے انھیں فساد کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ جان ومال اور عزت وآبرو کو داؤ پر لگایا جارہا ہے۔ بچوں کو قتل اور بچیوں کو ہوس کا شکار بنایا جارہا ہے۔ لوجہاد، سیمی، وندے ماترم اور بھارت ماتا کی جے کے نام پر مسلم قوم کو خوف کا تختہ مشق بنایا جارہا ہے۔ یہ ایک ایسی آزمائشیں ہیں جن سے کامیاب ہو کر نکلنے کے لیے کمربستہ ہو کر میدان میں آنے کی ضرورت ہے۔

یہی ایک واحد راستہ ہے جس کے ذریعہ ہم خود کو اور اپنے قوم وملت اور ملک وآثار کو تحفظ فراہم کر سکتے ہیں۔

و آخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين